ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

اختر شیرانی اور جان کیٹس کے مشترک رومانوی زاویے: ادبی نظریات اور امیجری

The Similar Romantic Characteristics of Akhtar Shirani and John Keats: Literary Ideas and Imagery

ڈاکٹر فریحہ بخاری[1]
ڈاکٹر محمد ریاض عابد[2]

Abstract:
It's quite interesting to do a comparative study of two Romantic poets from two different languages and literatures and draw similarities and dissimilarities between their thought patterns, literary beliefs/schools of thoughts, romantic characteristics, concerns and themes etc... John Keats is the most Romantic English poet ever; likewise, Akhtar Shirani is the most Romantic poet, Urdu has ever produced. Romantic movement in English literature reached its climax in the early nineteenth century; a century before it set forth in Urdu. Still the two Romantic poets have striking similarities in the romantic characteristics of their poetry, like fervent imagination, quest for beauty, escapism, sensuousness, medievalism, nostalgia, supernaturalism etc. This article aims at a comparative study of Keats's and Shirani's imagery. Both Keats's and Shirani's poetry carves out pictures with words. Both romantic poets have employed all sorts of imageries like concrete imagery, empathic imagery, kinesthetic & synesthetic imageries....

Keywords: Akhtar shirani, John Keats, Romanticism, Romantic, Comparative literature, Imagery, English poetry.

کلیدی الفاظ: اختر شیرانی ، جان کیٹس، تقابلی مطالعہ ، رومانویت، رومانوی، شاعر

اُردو ادب میں رُومانوی تحریک ۲۰ویں صدی کے پہلے نصف میں لگ بھگ ۳۰۔۴۰ سال اپنے عروج پر رہی۔ اس تحریک نے رُومانوی شعراء کی جو کھیپ پیدا کی، ان میں اختر شیرانی سے بڑا رومانوی نظر نہیں آتا۔ اختر کی شاعری کو ان کی زندگی ہی میں قبول عامِ حاصل ہو گیا تھا، اور ان کی محبوباؤں سلمیٰ، عذرا، ریحانہ، پروین، مہِ لقا، شیریں وغیرہ کو بھی، جن سے منسوب کئی فرضی اور حقیقی کہانیوں کے تانے بانے اختر کی ذات کے گرد بنے جانے لگے تھے۔

آل احمد سرور، اختر شیرانی کے بارے رقم طراز ہیں:

''میں اختر کو اُردو کا پہلا رُومانوی شاعر سمجھتا ہوں۔''[۱]

اختر اورینوی لکھتے ہیں:

''اختر ایک رُومانوی شاعر، ہونے کی حیثیت سے سرمایہ دارِ تخّیل اور سرگشتیٔ جذبات ہے۔''[۲]

ن۔م۔راشد کے بقول:

''ایک عورت کو اپنی نغمہ سنجی کو مُنتہا اور بقولِ خود ''افکار کی معبوُد'' بنا کہ اختر ان فطرتی اصولوں کی حمایت کر رہے ہیں، جن سے اُردو کے قدیم شاعر ناآشنا تھے۔''[۳]

ڈاکٹر عبداللّیث صدیقی فرماتے ہیں:

''اختر شیرانی، اُردو کا نمائندہ رُومان پسند شاعر ہے۔''[۴]

شعبہ اُردو، پنجاب کالج لاہور
شعبہ اُردو و اقبالیات، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، (بہاول نگر کیمپس)

ڈاکٹر محمد حسن کے مطابق:

''اختر ہندوستان کی جدید نسل کا عظیم ترین رُومانوی ہے۔''[۵]

اُردو شعر وادب میں رُومانوی تحریک جب اپنے کمال کو پہنچی تو انگریزی ادب میں رُومانویت زوال آمادہ تھی۔اختر کے برعکس کیٹس،(جو اختر شیرانی سے ایک صدی پہلے لکھ رہے تھے) نے ناقدین کے حوالے سے بڑا کڑا وقت دیکھا۔کواٹرلی ریویو اور بلیک ہوڈ جیسے ادبی مجلّوں میں چھپنے والی کاٹ دار تنقید نے بقول شیلی اور کلارک،جان کیٹس کی موت میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔۶ٹی بی میں خون تھوکتے تھوکتے اور ڈیپریشن اور برین ہیمرج کے پے درپے دوروں سے،جب کیٹس سنبھل نہ سکے اور ۲۵ سال کی عمر میں اگلی دُنیا کو سدھار گئے تو آنے والے وقتوں نے انھیں رُومانوی تحریک کے پانچ ''بڑوں'' میں سے ایک قرار دیا اور انہیں رُومانویت کی دُنیا کا بے تاج بادشاہ کہا جانے لگا۔۷آج کیٹس کے شہرہ آفاق ''اوڈز'' ہی انہیں دائمی زندگی دینے کے لیے کافی ہیں۔

جون ولسن کروکر(John Wilson Croker)نے اپریل ۱۸۱۸ء کے کواٹرلی ریویو میں کیٹس پر نہایت تُند تنقید کی۔۸

بلیک وڈ میگزین میں جان جیبسن لوکارٹ (John Gibson Lockart) نے کیٹس کے لافانی شعری مجموعے اینڈیمین کو "Imperturbable drivelling idiocy" یعنی انتہائی مضحکہ خیز حماقت قرار دیا اور کیٹس کو مشورہ دیا کہ وہ فاقہ زدہ شاعر بننے کی بجائے،ایک فاقہ کش ڈاکٹر ہی بنا رہتا تو اچھا تھا،بلکہ اب بھی اُسے چاہیے کہ وہ دوائیوں،گولیوں اور ڈاکٹری سامان سے گرد جھاڑے اور دوبارہ اسی پیشے کو اختیار کر لے۔۹

یہ بلیک ہوڈ ہی تھا جس نے لے ہنٹ اور اس کے حلقہ احباب کے لیے ''Cockney School''۱۰ کی رسوائے زمانہ اصطلاح ایجاد کی،جس میں کیٹس اور ہیزلٹ دونوں کو رگڑا لگایا۔

ان دونوں ادبی رسالوں کے مقابل لے ہنٹ کے ادبی جریدے ''ایگزیمنر'' نے کیٹس اور اُس کی نوخیز شاعری کی حد درجہ حوصلہ افزائی کی۔
۱۹ویں اور ۲۰ویں صدی کی تنقید نے پانسا ہی پلٹ دیا اور کیٹس کا موازنہ شیکسپیئر اور ملٹن جیسے شاعروں سے ہونے لگا۔۱۱کیٹس کی شاعری کی جمالیاتی اور نفسیاتی شرحیں لکھی گئیں اور آج ناقدین ادب یہ ماننے پر مجبور ہیں۔کیٹس انگریزی شاعری کا سب سے خالص رومانوی شاعر اور اہم ترین انگریزوں شاعروں میں سے ایک ہے۔
انگریزی ناقدین رقم طراز ہیں:

"It is in Keats that one observes the begining of artist renaissance of England. Keats was the pure and screne artist." ۱۲

"Who killed Keats?
I, say the Quarterly,
So savage and Tartarly
T ' was one of my feats".
Who shot the arrow?
The poet - priest Milman
(So ready to kill man)
Or Southey or Barrow? ۱۳

شیلی نے کیٹس کو ان الفاظ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے:

I weep for Adonais - he is dead!
O, weep for Adonais though our tears
Thaw not the frost which binds so dear a head!

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

And thou, sad Hour, selected from all years
To moum our loss, rouse thy obscure compeers,
And teach them thine own sorrow, say: "With me
Died Adonais; till the Future dares
Forget the Past, his fate and fame shall be
An echo and a light unto eternity"!

اُردو اور انگریزی کے ان دو بڑے رُومانویوں کا نظریۂ فن، عین مین ایک ہی سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اور اس کا تعلق اُس ''خالص شاعری'' سے ہے، جسے ''مقصدیت'' سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ خلیقی دہلوی کے مجموعہ ء مضامین کے دیباچے میں ادب کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے، اختر شیرانی فرماتے ہیں:

''شاعری اور مُصوری کی طرح، ادب بھی ہماری معنویات کو بیدار کرتا، رُوحیت کو گُدگُداتا اور جمالیاتی احساسات کو چھیڑتا ہے اور یہی اس کے لیے کافی ہے۔'' ۱۴

اب ذرا ۱۹ویں صدی کے خالص ترین رُومانوی، جان کیٹس کا نظریۂ فن دیکھیے:
کہ اُنھیں کسی چیز پر اتنا اعتقاد نہیں جتنا دلی جذبات کے تقدس اور تخیّل کی سچائی پر ہے تخیّل، جسے حسن کہتا ہے، وہ یقیناً صداقت ہے۔

"I am certain of nothing but the holiness of heart's affections and the truth of imagination" ۱۵

اختر کی نظم ''ارواحِ معصوم'' پڑھ کر کیٹس کی نظم "Bards of Passion and of Mirth" یاد آتی ہے جس میں کیٹس نے شاعروں کو جنّتی روحیں کہا ہے۔

Bards of Passion and of Mirth
Ye have left your souls on earth
Have ye souls in heaven too?
Doubled lived in regions new!

اختر شیرانی کے ہاں، شاعری، جنّت کی بہاروں کی پروردہ وہ موسیقی ہے، جو ارواحِ معصوم، شعراء کی زبانوں پر موجِ کیف بن کر گنگناتی ہے۔۔۔۔

وہ موسیقی جو آوارہ تھی جنت کی بہاروں میں
زباں پر اُن کی موجِ کیف بن کر گنگناتی ہے

نغمہ و شعر کا، وہ خوبصورت ماورائی پرستان، جو اختر شیرانی، کے شاعری کی بابت نظریے کو پیش کرتا ہے، کچھ یوں ہے کہ:

نظر کے سامنے رقصاں ہیں رنگیں وادیاں گویا
شراب و شعر میں ڈُوبی ہوئی ساری فضائیں ہیں
اُفق پر موجزن مستانہ خوابوں کی ہوائیں ہیں
بہار و کیف سے لبریز فردوسی ہوائیں ہیں
اور ان میں منتشر غمگیں رُوحوں کی صدائیں ہیں
فضاء ہے مست، موجِ نکہتِ بادِ بہاری سے
اور اِس پر تیرتا پھرتا ہوں میں بے اختیاری سے

چنانچہ اختر کے ہاں بھی، کیٹس کی طرح، شاعری ایک خیالی بہشت آباد کرتی ہے، جہاں تخیّل اور وجدان انسان کو کشاں کشاں لیے پھرتے ہیں، جہاں زندگی کی تلخیوں، محرومیوں، حسرتوں اور کلفتوں کے داغ مٹ جاتے ہیں۔

"My Imagination is my monastery and I am its monk" ۱۶

(''میرا تخیّل، میری خانقاہ ہے اور میں اس خانقاہ کا راہب ہوں۔'')

جہاں، شاعر ایک فیّاض بن کر، انسانیت کے دُکھتے زخموں پر شعر اور تسکین کا مرہم رکھتا ہے۔۔۔!

What am I then?
Sure a poet is a sage
A humanist, a physician to all men
The poet and the dreamer are distinct
Diverse, sheer opposite antipodes
The one pours out a balm upon the world
The other vexes it

جہاں زندگی، سوچ بچار میں نہیں، جذبے اور احساس میں مچلتی ہے........

" O! for a life of sensations rather than of thought" ۱۷

کیٹس کے ہاں شاعری نور کی لامتناہی پھوار بن کر برستی ہے اور عالمگیر قوت کا سرچشمہ بن جاتی ہے:

A drainless shower,
of light is Poesy, this is the supreme of power

کبھی ایک مہربان شناسا دوست کی طرح، اپنے نرم لفظوں سے دُکھوں کا مداوا کرتی ہے اور فکرِ انسانی کو ہمدوشِ ثریا کر دیتی ہے۔

"Great end of poesy, that it should be a friend. To soothe the cares, and lift the thoughts of men".

اوڈ بنام کاہلی (Ode on Meloncholy) میں جان کیٹس کو ''حالتِ وجدان'' میں جن تین دیوتاؤں کی آمد کا ادراک ہوتا ہے، ان میں سے ایک شاعری کی دیوی ہے، جو انتہائی، بے باک، چنچل اور اتھری ہے۔ یہاں کیٹس، شاعری کی دیوی کو اتھری (Unmeek) کہ کر دراصل، شاعری کی دل پسند خُصوصیات کا اظہار کر رہے ہیں۔ شاعری، جو جذبات میں، ہیجان برپا کر دیتی ہے، شاعری...... جو خُون میں ہلچل مچا دیتی ہے!

شعر و نغمہ...... وجودِ انسانی میں کیا کیا طوفان اٹھاتے ہیں؟ اختر شیرانی کی نظم، ''جوگن'' دیکھئے:

دیکھو وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے
ہر لرزشِ صبا میں طوفاں اُمڈ رہے ہیں
کس دُکھ بھری ادا سے تانیں لگا رہی ہے
یا جل پری، رُوپہلی موجوں کے بربطوں پر
تاروں کے دیوتا کو نغمے سنا رہی ہے
ہر لفظ میں چھُپی ہے وحشت کی ایک دُنیا

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

دِل کی ہر آرزو کو مجنوں بنا رہی ہے

اک آگ سی بھری ہے غمگیں راگنی میں

دیپک سُنا سُنا کر تن من جلا رہی ہے

اک صوتِ سرمدی ہے ہر ذرّے کی زباں پر

موسیقیٔ ازل کے نغمے سنا رہی ہے

اور مرغِ تخیّل کی تا کجّار سائی کا یہ معرکہ، جذبہ واحساس کے تلاطم میں وُقوع پذیر ہوتا ہے۔ کیٹس اور اختر، دونوں کے خیال میں شعر و اَدب، اخلاقیات، مذہب کسی بھی مکتبِ فکر اور کسی سیاسی یا اقتصادی نظام کی نعرے بازی کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔

شاعری خود حُسن ہے اور حُسن، اختر اور کیٹس، دونوں کے نزدیک، ہم معنی صداقت ہے۔

" Beauty is truth, truth beauty__that is all ye know on earth and all ye need to know".

بقول راشد:

" کیٹس کا مشہور نظریہ کہ حسین چیز مسرّتِ ابدی ہے، شاید اختر کی پرستشِ حُسن کا راز حل کر سکے ہے۔" ۱۸

اور ایسا ہوا بھی ہے...... چنانچہ اختر بھی کیٹس کی طرح، حُسن کو صداقت کا ہم معنی قرار دیتے ہیں۔

حقیقت میں مگر یہ مقتلِ حُسن وصداقت ہے

یہ دُنیا دیکھنے میں کس قدر معصوم جنّت ہے

(یہ دُنیا۔ شہرود)

چنانچہ اختر، اِس "مقتلِ حُسن وصداقت" سے عشق کے دیوتا کو صدائیں دیتے ہیں کہ، "اے عشق کہیں لے چل"، اور پھر...... اس "لعنت گرِ ہستی" سے دور، بہت دور، شعر و نغمہ، رنگ و خوشبو سے مُزّین ایک خیالی بہشت کو کوچ کر جاتے ہیں اور اس ذہنی جنّت کے تلذّذ میں ارضی تلخیاں بھُلا دیتے ہیں۔

عشق...... کیٹس کے لیے بھی مذہب کا درجہ رکھتا ہے، ان کے بقول انہیں حیرت ہے کہ لوگ مذہب کے لیے جان دے دیتے ہیں..... وہ صرف اپنے مذہب کی خاطر جان دے سکتے ہیں، عشق ان کا مذہب ہے...... اور وہ اس کے لیے جان دے سکتے ہیں۔

"I have been astonished that men could die martyrs for religion. I have shuddered at it. I shudder no more---I could be martyred for my Religion.... Love is my religion... I could die for that.... I could die for you. My Creed is Love and you are its only tenet." ۱۹

اختر اور کیٹس...... صرف رُومانوی نہیں، خالص رُومانوی ہیں۔ ادب اختر شیرانی کے بقول:

"فکر و خیال اور زبان و بیان کے موزوں اور لطیف اظہار کا نام ہے۔" ۲۰

اور

"شاعری اسلحہ نہیں ہے کہ ہم دماغی طور پر مارچ کرتے رہیں یا استبداد اور استیلاء سے لڑائی باندھ کر ادب کو قتل کر دیں۔ شاعری فنُونِ لطیفہ کی روح ہے، جس سے طبائع میں استہزا پیدا ہوتا ہے۔" ۲۱

چنانچہ اختر کے ہاں بھی شاعری، رُومان ہے۔ جذبہ، احساس اور ہیجان کا عالم ہے۔۔۔!

ادب سے جا کے کہنا، اے صبا اُس شوخِ پُر فن سے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

کہ رُوماں اور محبّت، مشغلہ ہے میرا بچپن سے
محبّت، کے لیے آیا ہوں میں دُنیا کی محفل میں
محبّت، خون بن کر لہلہاتی ہے، مرے دل میں
ہر ایک شاعر مقدر اپنے ساتھ لایا ہے
محبّت کا جنوں تنہا مرے حصے میں آیا ہے
محبّت میری دولت ہے، محبت میری وعظمت ہے
محبّت، ہی سے مصرِ شعر پر میری حکومت ہے
اور اُس کے بعد میں ہوتا ہوں اور وجدان کا عالم
محبت، شاعری، احساس اور ہیجان کا عالم

کیٹس بھی ایسی شاعری سے وحشت کھاتا ہے، جس میں شعر کو بطور ہتھیار اور معنی کو اسلحہ کے طور پر برتا جائے۔ یہاں تک کہ وہ رومانوی شاعر ورڈز ورتھ کو بھی چوٹ کیے بغیر نہیں رہتا۔ ۲۲

"We hate poetry that has a palpable design upon us" ۲۳

کیٹس کی طرح، اختر شیرانی بھی وجودی (concrete) امیجری کرتے ہیں اور لفظوں سے وہ دلکش تصویریں اور مُتحرّک نظارے تخلیق کرتے ہیں، جن میں قاری گم ہو جاتا ہے اور وہ بھی اس ارضی دُنیا سے اُٹھ کر، اُس ماورائی حسن کی خیالی بہشت میں پہنچ جاتا ہے، جو مغرور رومانویوں کا ذہنی اور جذباتی سہارا ہے۔

"Poetry should involve element of surprise, with the use of excessive imagery, but in a refined way, pure, bold and dazzling". ۲۴

"I think, poetry should surprise by fine excess." ۲۵

کیٹس کی شاندار امیجری کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے والٹر جیکن بیٹس لکھتے ہیں:

"کیٹس کی شاعری اپنی مہارت اور زبان و بیان پر گرفت کے حوالے سے شیکسپیئر جیسی ہے اور ٹھوس وجودی امیجری پیش کرتی ہے جو کہ جذباتی اور دانشورانہ دونوں کو اپنی گرفت میں لینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔" ۲۶

کیٹس کا خاص میلانِ طبع ٹھوس وجودی امیجری کی جانب ہے، بالخصوص چھونے کی حسّیاتی امیجری، جس کا بالواسطہ تعلق چکھنے کی حسّیات سے ہے اور پھر عُضلاتی اور لمسیاتی احساسات بھی اس محاکات نگاری کا حصہ بنتے ہیں۔ ۲۷

والٹر جیکسن بیٹس جو کیٹس کے ایک ماہر نقاد ہیں، فرماتے ہیں کہ:

"کیٹس کے ہاں امیجری ایک شکل ہمگدازانہ امیجری (Empathic Imagery) بھی ہے جو شیکسپیئر کی یاد دلاتی ہے اور لینڈر اور آرنلڈ کے دور سے کیٹس اور شیکسپیئر کے تقابل پر آ کساتی ہے۔ بیٹس کے مطابق اس قبیل کی مثالیں کیٹس کی ابتدائی شاعری میں ان گنت ہیں۔" ۲۸

کیٹس شناسی میں جان مڈلٹن مرے ایک نام اور مقام رکھتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "جان کیٹس" میں لکھتے ہیں کہ:

"کیٹس کی شاعری میں امیجری سورج کی طرح طلوع ہوتی اور اپنی مُنتہا تک پہنچتی ہے۔ قاری کو اپنی چمک دمک سے مُنوّر کرتی ہے اور انتہائی شاندار اور باوقار انداز میں غروب ہو جاتی ہے اور قاری کو جھلمل جھلمل ستاروں کو ضو میں لا چھوڑتی ہے۔" ۲۹

کیٹس کی امیجری کے لیے "اوڈ ٹو آٹم" (Ode To Autumn) کو بہترین مثال کے لیے پیش کیا جاتا ہے اس نظم کی امیجری میں ایک حرکت بھی ہے۔

پہلے دو بندوں میں سے پہلے میں عضلاتی امیجری (Kinesthetic imagery) اور دوسرے میں بصارتی امیجری (Visual imagery) پائی جاتی ہے۔ ۳۰

دلچسپ بات یہ ہے کہ خزاں جو پہلے اور تیسرے بند میں دُھندلے پیکر کی صورت میں نظر آتی ہے دوسرے بند میں ایک واضح مُجسّم صورت اختیار کر لیتی ہے۔

Thee sitting on a granary floor,
Thy hair soft-lifted by the winnowing wind

اور پھر یہ ہمگدازی شاعر کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے اس کا انداز ٹھہرتی ہے۔ کیٹس ملٹن کے انداز میں کہتا ہے:

Also, when he would taste the spicy wreaths
Of incense breathed aloft from sacred hills
Instead of sweets his ample palate took
Savour of poisonous brass, and metal sick.

ذرا دیکھیے زبان شہد آگیں تلذّذ چکھنے کی بجائے پھولوں کی چادروں سے مرگ کے ذائقے محسوس کرتی ہیں۔ مقدّس پہاڑوں سے لوبان کی خوشبوئیں اس کے تنفس میں داخل ہوتی ہیں اور اس کا تالو زہریلے پیتل اور بیمار دھاتوں کے ذائقے چکھتا ہے۔ یہ محض سادہ محاکات نگاری نہیں متلازم احساس امیجری ہے اب ذرا عضلاتی امیجری کی مثال دیکھیے:

Through all his bulk agony
Crept gradual, from the feet into the crown
Like a lithe serpent vast and muscular
Making slow way, with head and neck on
From over-strained might.

اختر شیرانی کے ایک اور شعر کے بارے ن۔م راشد رقم طراز ہیں جو وجودی (Concrete imagery) کی بہترین مثال ہے۔

راشد نے اس شعر کی شاندار امیجری کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے:

"یہ شعر ہمیشہ میرے سامنے تصویر بن کر موجود رہتا ہے............ادنیٰ اور معمولی الفاظ نے ایک مُعجز نما تصویر تیار کر کے رکھ دی ہے جو ساکت و جامد ہے مگر جذبات سے بھرپور ہے۔" ۳۱

خوابِ نوشین میں ہے وہ جانِ بہار
نور و نکہت کی داستان خموش

محاکات نگاری یا امیجری اختر شیرانی کے رُومانوی آرٹ کا جُزوِ لاینفک ہے۔ بقول اختر اورینوی:

"اختر کیٹس کی طرح الفاظ سے بت گری بھی کرتا ہے اس مجسم تصویر کشی (Concrete Imagery) میں اختر کا بہت بڑا درجہ ہے اس کے صنم کدہِ شعر میں بہت ہی حسین و جمیل نقوش ہوتے ہیں اس کے بنائے ہوئے اصنام زندگی سے بہرہ یاب ہوتے ہیں۔" ۳۲

"ایک بار دیکھا اور دوبارہ دیکھنے کی ہوس ہے" اختر کی بے حد خوبصورت نظم ہے جس کو پڑھ کر واقعتاً نشہ چڑھ جاتا ہے......!

تمہیں ستاروں نے بے اختیار دیکھا ہے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

شریر چاندنے بھی بار بار دیکھا ہے
رُوپہلی چاندنی نے رات کو کھلی چھت پر
اداسے سوتے ہوئے بار بار دیکھا ہے
سنہری دھوپ کی کرنوں نے بام پر تم کو
پھرائے گیسوئے مشکیں بہار دیکھا ہے
سنہرے پانی میں چاندی سے پاؤں لٹکائے
شفق نے تم کو بر سرِ جوئبار دیکھا ہے

کیٹس کی طرح اختر شیرانی کے ہاں حرکت کرتی زندگی سے بھرپور تصویر کشی (Kinesthetic Imagery) ملتی ہے۔ یہ وہ عضلاتی امیجری کا تحفہ ہے جس کو عضوی طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے اوران حسیّاتی نقوش میں کشید کیا گیا ہے۔ راشد کے بقول:

''اختر مسلسل واقعاتی نظمیں نہیں لکھ سکے لیکن صورت گیری میں وہ ایک ماہر نقّاش اور بعض دفعہ ایک زبردست صنّاع کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ بعض جگہ نقاشی چھوڑ کر صنم کاری بھی کرتے ہیں۔ مگر وہاں بھی ان کے اصنام ایسے نہیں ہوتے کہ بُتکدے کی محراب میں ساکدوجامد پڑے رہیں بلکہ وہ بولنا چاہتے ہیں اور حرکت کرنا چاہتے ہیں۔''۳۳

حرکی محاکات نگاری کی ایک خوبصورت مثال دیکھیے:

بڑھی، جیسے صبحِ بنارس بڑھے
اُٹھی جیسے شامِ اودھ چھا گئی
وہ آنکھیں کہ رقصاں شب میکدہ
وہ نظریں کہ بجلی سی لہرا گئی
شبستاں میں آئی کچھ اس ناز سے
کہ جیسے چمن میں بہار آگئی
وہ ابریشمیں بال، کرنوں کے ہار
وہ چوٹی کی ناگن سی بل کھا گئی
بدن جیسے کلیوں کا معصوم خواب
کمر یا کوئی شاخ لہرا گئی
اُٹھیں آنکھیں، بادل سے لہرا گئے
ملیں نظریں، بجلی سی تھرا گئی

راشد کی ایک نظم کا ٹکڑا دیکھیے۔ کیٹس کی طرح اختر کے ہاں بھی جذبہ واحساس شاعر کی تراشی تصویروں کے ساتھ یک جان ہو جاتے ہیں......!

یک بیک ایک شفق اندام ستارہ ٹوٹا
بن کے ایک غنچۂ زرکار گرا وادی میں
اور ایک خواب نما پھول گرا وادی میں
دیکھتے دیکھتے نیرنگ نظارہ ٹوٹا

بقول فیض:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

''ان کی شاعری گل کار مخملیں شاعری ہے۔ ہر تصویر، ہر مشاہدہ، وینس کی طرح، تخیّل کے کف سے آہستہ آہستہ نمودار ہوتا ہے اور بالکل عریاں نہیں ہونے پاتا۔ ان میں کہیں محسوسات کی لذّت ہے، کہیں تصورات کی رنگینی، کہیں اصوات کا ترنّم ہے، کہیں معانی کی خواب آفرینی۔''۳۴

اسی طرح کیٹس کے ہاں امیجری میں ایک حس کے بجائے دوسری حس کا ستعال ہے جسے متلازم احساس امیجری (Synesthetic Imagery) کہتے ہیں: ۳۵

خوشبودار روشنی	Fragrant Light
چھوتی ہوئی خوشبو	The touch of scent
دھبے دار درد	Scarlet Pain
پھولوں کی بھیگی خوشبو	The moist scent of flowers
زرد رُو پیلی خاموشی	Pale and silver silence

یہاں خوشبو جاندار ٹھوس حالت میں اور تاریکی میں بھی ''لٹک'' رہی ہے۔

I cannot see what flower are at my feet
Not what soft incense hangs upon the boughs

حقیقت یہ ہے کہ انگریزی شاعری میں متلازم احساس امیجری کیٹس کی بدولت در آئی۔ ۳۶

Turming to poison while the bee mouth sips
Though seen of none save him whose strenuous tongue
Can burst joy's grape against his palate fine

اور

My heart aches and a drowsy numbness pains my senses
In full throated ease and a purple stained mouth

جان مڈلٹن مرے کے مطابق:

" On first looking into Chapman's Homer".

میں جذبہ اور امیجری یک جان ہوگئے ہیں۔ در حقیقت ایک حقیقی نابغیٔ روزگار شاعر کا بہترین کمال ہی ہے کہ اس کے ہاں جذبہ واحساس اور امیجری ایک ہو جائیں۔ ۳۷

Much have I travelled in the realms of gold
And many goodly states and kingdoms seen
Then felt I like some watcher of the skies
When a new planet swims into his ken

کیٹس کی طرح اختر کی شاعری بھی متلازم احساس امیجری کی مثالوں سے مالامال ہے۔ تنویر رنگ وبو، لہلہاتے ہوئے تبسم، شراب و شعر کے بادل، شمیمِ عشرت، رسیلی مسکراہٹ، ساغرِ نور ونار، رسیلی بانسری، رس بھرے نغمے، رسیلی انکھڑیاں، احساس کے ہونٹ، بھولی ہوئی خوشبو، غزلخواں میکدے، رنگیں نوائیں، عزمِ رنگین، خوابِ

نوشین، خواب آلودہ رس بھری آنکھیں، شیریں ادا موسیقیئ احساس، نگاہ بے صدا و بے نشاں، رنگیں طرازیِٔ لبِ خنداں، حُسن غزل خواں، شراب حیّات وغیرہ وغیرہ......!
متلازم احساسِ امیجری کی ان مثالوں میں ایک حس کی بجائے دوسری حس کا استعمال ہے۔ پھول کے بوسوں کو کرن کی تار تار میں پروئے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے......!

زمین و آسمان کا رازِ عشق کھل گیا جو شوخ چاند نے
کرن کے تار تار میں پرو لیے چرا کے بوسہ ہائے گل
نہ بھولے گا تراراتوں کو شرماتے آنا
رسیلی انکھڑیوں سے نیند برساتے ہوئے آنا

اختر کی اس تخیّلاتی دُنیا میں رنگ و نور بپا جاتا ہے، حوروں کی مُشکیں زلفوں کی خوشبوں چکھی جاسکتی ہے آواز کی جنّت میں تارے روشن نظر آتے ہیں اور سورج ایک نور کی نئی نویلی دلہن کی طرح طلوع ہوتا ہے جس میں روشنی اور نغمہ خلط ملط ہو جاتے ہیں۔ درج ذیل مثالیں اسی قبیل سے تعلق رکھتی ہیں:

جامِ مئی گلنار پلادے
ساغرِ نور و نار پلادے
خمکدۂ سرشار پلادے
پھول پلادے، خار پلادے
نکہتِ زلفِ حُور ہو جس میں
خوابِ نگاہِ طُور ہو جس میں
آگ ہو جس میں، نُور ہو جس میں
ساقی ایسا نور پلادے
آہ یہ بچے، یہ معصوم، یہ ناداں رُوحیں
جیسے آواز کی جنّت میں ہوں تارے روشن
مشرق میں عُروس نور جاگی
آہنگ و ضیاء کی حور جاگی
جس کو احساس کے ہونٹوں سے پیار کرتے تھے
حُور اُٹھائے ہوئے پیمانہ کہاں سے لائی

اختر کے اس رومانوی پرستان میں، حُسن و جمال میں لاثانی حُوریں، وہ شراب پلاتی ہیں، جس کو صرف گوشت پوست کے ہونٹ نہیں، احساس کے ہونٹ پیتے ہیں گویا تمام حواس یہاں چکھنے کی حس کے شریک ہیں اور یہ شراب رگ و پے میں مستی کی طرح اُتر جاتی ہے......!

جہاں نظارے نغموں میں مسکراتے ہیں اور رسیلی بانسری کے ہموں میں جھلملاتے بھی ہیں:

وہ بے فکری کی باتیں جن سے اک دن شاد تھا بچپن
وہی نظارہ اس کے زمزموں میں مسکراتا ہے

اختر کی اس ذہنی بہشت میں نغموں کے ذائقے زبان پر محسوس کیے جاسکتے ہیں

ابر گونجا باغ میں دھو میں مچاتی ہے بہار
رس بھرے نغموں کا طوفان بن کے آتی ہے بہار

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

یہاں اختر کو اپنی، عزیز از جان سلمیٰ کی خوشبو دار سانسوں کے ذائقے ہونٹوں پر حلاوت بن کر محسوس ہوتے ہیں، جس سے اس کے دل کے رباب کے سارے تار لرزش کے نغمے بکھیرتے ہیں اور سلمیٰ کی آنکھوں میں مسکراہٹیں جھلملا رہی ہیں:

ترا مشکیں تنفّس بس رہا ہے اب بھی ہونٹوں میں
اثر سے جس کے اک لرزش سی دل میں تیر جاتی تھی
تری آنکھیں، وہ شوخ آنکھیں نہیں بھولیں ابھی مجھ کو
کہ جن میں اک رسیلی مسکراہٹ جھلملاتی تھی

یہاں نگاہیں صدائیں بھی دیتی ہیں اور کبھی خاموش بھی ہو جاتی ہیں:

چھا رہی بستیوں پر دیواروں کی طرح
اور بلندی پر عُقاب پُر فشاں کی شکل میں
اک نگاہِ بے صدا و بے نشاں کی شکل میں

اختر کی شاعری سے یہ متلازم احساس امیجری (synesthetic imagery) کی ایک خوبصورت بولتی مثال درج ذیل ہے، جس میں وجودی، حرکی، بصارتی متلازم احساس امیجری اپنے جوبن پر ہے:

پھر بہار آئی چمن میں پھول برساتی ہوئی
ہر قدم پر رنگ و بُو کے زمزمے گاتی ہوتی
جلوہ ہائے تازگی و رنگ آنکھوں میں لیے
نشہ ہائے نغمہ و آہنگ برساتی ہوئی
کان میں پھولوں کے آویزے کہ پریاں رقص میں
دوش پہ بادل کہ زلفِ حور لہراتی ہوتی
فصلِ گل ہے یا کوئی دوشیزہ رنگیں بدن
فرشِ گل سے صُبح دم اٹھی ہے شرماتی ہوئی
بن کے نور و نکہت و مستی کا اک گلگوں سحاب
جھومتی، اٹھتی، مچلتی، پھیلتی، چھاتی ہوئی
اُودے اُودے بادلوں میں بجلیاں مضطر ہیں یا
نور کی کچھ ناگنیں غاروں میں بل کھاتی ہوئی

اختر شیرانی کی خوبصورت امیجری سے مالا مال شاعری پر بات کرتے ہوئے ایک اور نظم کا ذکر نہ کرنا بد دیانتی ہو گی کلام اختر میں نظم وکٹوریہ میمورل میں امیجری کی بہترین مثالوں میں سے ایک ہے:

شفق کی موجوں پر رنگ و بُو رقصاں
کہ ان کے لب پہ تبسم سے لہلہاتے ہوئے
خرام ناز پہ مستانہ لغزشوں کا ہجوم
فضا کی گود میں مے خانے تھرتھراتے ہوئے
رُخِ صبیح پہ گیسوئے مشکبو کا ہجوم

فرشتے، جانب افلاک پر اُٹھائے ہوئے

حوالہ جات

۱۔ آلِ احمد سرور، ادب اور نظریہ، لکھنؤ: ادارہ فروغِ اُردو، ۱۹۵۴ء

۲۔ اختر اورینوی، مقدمہ لالۂ طور، کلیاتِ اختر شیرانی، مرتبہ: ڈاکٹر یُونس حُسنی، لاہور: بک ٹاک پبلشرز، میاں چیمبرز۔۳ ٹیمپل روڈ، ص: ۳۱۹

۳۔ ن۔م۔راشد، دیباچہ، اخترستان، کلیاتِ اختر شیرانی، ص: ۳۱۹

۴۔ ابو للیث صدیقی، ڈاکٹر، تجربے اور روایت، کراچی: اُردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۵۹ء، ص: ۱۷۳

۵۔ محمد حسن، ڈاکٹر، اُردو ادب میں رُومانوی تحریک، ص: ۶۰

۶۔ Jeffrey N. Cox, Poetry and Politics in the Cockney School: Keats, Shelly, Hund and their Circle, Cambridge U.P, 1998, p. 219

۷۔ Jack Stillinger, Romantic Complexity: Keats, Coleridge, and Words- worth, University of Illinois Press, 2008, p. 4-5-6

۸۔ Walter Jackson Bates, John Keats, Harvard University Press, 1963, p. 370

۹۔ Percy Bysshe Shelle, Adonais, Kessisger Publishing, 2004, p. 21

۱۰۔ Blackwood's Magazine, Volume 24, W. Blackwood & Sons, 1828, p. 698

۱۱۔ John Middlet Murrey, Keats and Shakespeare: A study of Keats poetic life from 1816 to 1820, 1935

۱۲۔ Jack Stillinger, Romantic Complexity: Keats, Coleridge, and Words- worth, University of Illinois Press, 2008, p. 4-5-6

۱۳۔ Retrieved on 27-12-2012, from circa-evaulz.com/tag/john-keats/

۱۴۔ اختر شیرانی، دیباچہ، ادبستان از خلیقی دہلوی، لاہور: کتاب خانہ ناشر العلوم، ۱۹۳۰ء، ص: ۹

۱۵۔ Robert Gittings, Selected Letters, Oxford U.P, 2002, p. 36

۱۶۔ Sir Tbomas Moore, Selected English Letters, Xix Centuries, Echo Library, 2007, p. 254

۱۷۔ Edward Moxton, The life and letters of John Keats, 1861, p. 52

۱۸۔ ن۔م۔راشد، چند لمحے اختر شیرانی کے ساتھ، اخترستان، کلیاتِ اختر شیرانی، ص: ۱۶۵

۱۹۔ John Keats, Selected Letters and poems of John Keats, Edited by John Glimer Speed, 1883, Volume 1, p. 285

۲۰۔ اختر شیرانی، دیباچہ، ادبستان، از خلیقی دہلوی، کتب خانہ ناشر العلوم، ۱۹۲۰ء، ص: ۸

۲۱۔ کوہستان، ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء، ص ۷

۲۲۔ T.S. Eliot, The use of betry and the use of Criticism, Harvard University Press, 1933, p. 92

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

۲۳۔ John Keats, Selected Letters, Edited by Robert Gittongs, Oxford University Press, 2002, p. 58

۲۴۔ John Keats, Selected Letters, Edited by Robert Gittongs, Oxford University Press, 2002, p. 44

۲۵۔ Ibid

۲۶۔ Walter Jackson Bates, The Persistance of Poetry: Bicentennial Essays on Keats, p. 55

۲۷۔ M.H. Abrams, Modern Essays in Criticism, Oxford U.P. 1976, p. 416

۲۸۔ Walter Jackson Bates, John Keats, p. 411

۲۹۔ John Middleton Murrey, John Keats, p. 19

۳۰۔ Helen H. Vendler, The Odes of John Keats, Harvard U.P, p. 245

۳۱۔ ن۔م۔راشد،چند لمحے اختر شیرانی کے ساتھ،دیباچہ،اخترستان،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ:ڈاکٹر یونس حسنی،ص۱۸۱

۳۲۔ اختر اور ینوی،اُردو کی رومانوی شاعری اور اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ:ڈاکٹر یونس حسنی،ص۳۱۴

۳۳۔ ن۔م۔راشد،چند لمحے اختر شیرانی کے ساتھ،دیباچہ،اخترستان،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ:ڈاکٹر یونس حسنی،ص۱۷۹

۳۴۔ یونس حسنی،ڈاکٹر،اختر شیرانی اور جدید اُردو ادب،ص۲۳۶

۳۵۔ Walter Jackson Bates, John Keats, p. 411

۳۶۔ M.H. Abroms, English Romantic, Pocks Modem Essays in Criticism, Oxford U.P, 1975, p. 416

۳۷۔ John Middleton Murrey, Studies in Keats, Old and New, p. 18-19